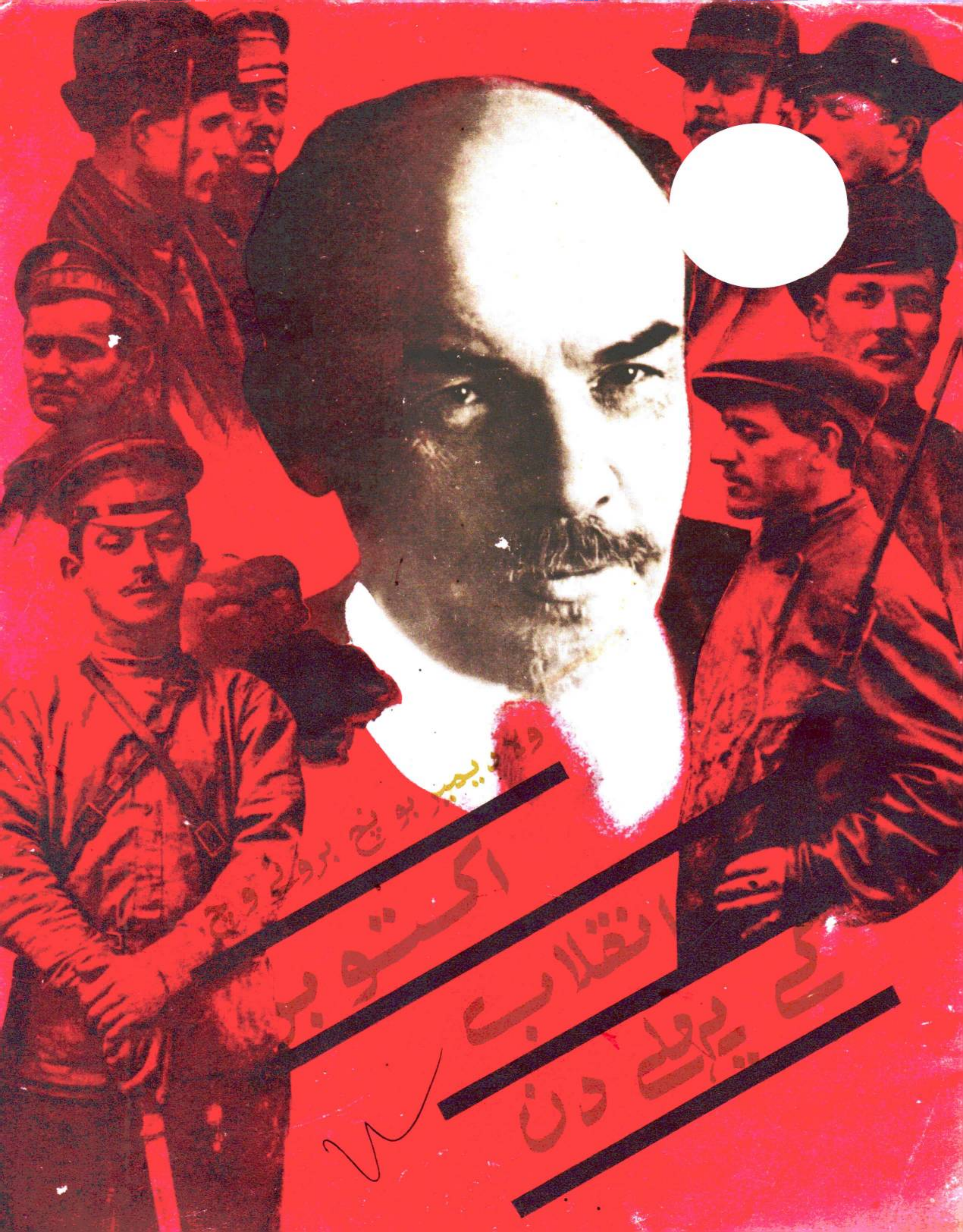
ولادیمیر بونچ برویویچ
اکتوبر انقلاب کے پہلے دن

В. БОНЧ-БРУЕВИЧ
В ПЕРВЫЕ ДНИ ОКТЯБРЯ
На языке урду

ترجمه : شکنتلا کشواها

©جمله حقوق بحق دارالاشاعت ترقی محفوظ
هیں، تصویروں کے ساتھ۔ ۱۹۷۸ء

سوویت یونین میں شائع شده

Б $\frac{70802-578}{014(01)-78}$ 671—78

ولادیمیر دمیتری‌وچ بونچ بروئے وچ (۱۸۷۳ء—۱۹۵۵ء) — سوویت ریاست اور پارٹی کے کارکن، ولادیمیر ایلیچ لینن کے دوست اور رفیق کار۔

ولادیمیر بونچ بروئے وچ

اکتوبر انقلاب کے پہلے دن

دارالاشاعت ترقی
ماسکو

اکتوبر انقلاب کے پہلے دن تھے - پیٹروگراد میں بیچینی پھیلی ہوئی تھی - سب ہی کو کسی چیز کا انتظار سا تھا - اسمولنی کالج لوگوں سے بھرا پڑا تھا - یہاں، اسمولنی میں بالشویکوں کا مرکزی ہیڈکوارٹر تھا یعنی فوجی انقلابی کمیٹی - یہیں لینن بھی تھے - وہ آنےوالوں سے اخلاق کے ساتھ ملتے، ان سے دن کے سارے حالات کے متعلق دریافت کرتے، خاص کر اس بارے میں کہ سرما محل اور اس کے اطراف و جوانب میں کیا ہو رہا ہے -

یہ خبر کہ ولادیمیر لینن اسمولنی میں ہیں، بالشویکوں میں بہت جلد پھیل گئی - بہت سے لوگ انہیں دیکھنے کے لئے یہاں آنے لگے - لوگ باہر سے بھی ان کے کمرے میں جھانکتے - خاص کر مختلف اخباروں کے نمائندے ان تک پہنچنے کے لئے بےتاب تھے جن میں غیرممالک کے نمائندے بھی تھے -

ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ دیکھ لیا تھا کہ یہیں خاص کر بہت سے لوگ آ جا رہے ہیں اور یہیں بغاوت کی رہنمائی کرنےوالا مرکز ہے -

یہاں بڑی حفاظت کی ضرورت تھی -

اسمولنی کے ایک کمرے میں پانچ سو سے زیادہ مسلح مزدور موجود تھے - یہ سرخ گارد کے سپاہی تھے -

ان میں سے حفاظتی گارد کے لئے ۵۰ آدمیوں کو منتخب کرنا تھا -

تیس سالہ نوجوان، خوبصورت مزدور جس کے گھونگھریالے بال ٹوپی سے

جھانک رہے تھے، اطمینان سے کمان کر رہا ہے:
''قطار بناؤ!''
پلک جھپکتے میں سب اپنی جگہوں پر آگئے۔ ایسی خاموشی چھا گئی کہ سوئی گرنے کی آواز سنائی دے جائے۔ دروازے پر کھڑے پہرےدار ساکت ہو گئے۔ کمانڈر نے بتایا کہ ایسے پچھتر آدمیوں کی ضرورت ہے جو ہر بات کے لئے تیار ہوں حتی کہ جان جوکھم میں ڈالنے کے لئے بھی۔ سارا دستہ ایک قدم بڑھکر ساکت و جامد ہو گیا۔ کمانڈر نے ان میں سے کچھ کو چھانٹ لیا۔ ان میں سے ایک کو ان کا افسر بنایا اور اس کی جگہ بدلنے کے لئے دو اور آدمی مقرر کئے۔
''ایسی ویسی صورت حال کے لئے...''
رکھائی سے کہتے ہوئے وہ رک گیا۔
فوراً ہی پاس تیار کئے گئے۔ پاس نمبر ولادیمیر لینن کو دیا گیا۔
''یہ کیا؟ پاس؟ کس لئے؟'' ولادیمیر ایلیچ نے پوچھا۔
''ضروری ہے۔ ویسے... اسمولنی کا حفاظتی گارد بنایا گیا ہے۔ برائے مہربانی ایک نظر ڈال لیجئے۔''
ولادیمیر ایلیچ نے دروازے سے دیکھا تو انہیں ایک فوجی دستہ بالکل چوکس صف آرا نظر آیا۔
''کیسے جوان ہیں! دیکھ کر خوشی ہوتی ہے!'' انہوں نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔
پہرےدار داخلے کے دروازے پر کمرے کے اندر اور باہر کھڑے ہو گئے۔
افسر نے فوراً مرکزی دستے سے رابطہ قائم کیا۔
لوگ جوق در جوق چلے ہی آ رہے تھے۔

* * *

لینن بہت پریشان تھے کہ سرما محل کا محاصرہ جس میں عارضی حکومت کی حفاظت کے لئے فوجی کیڈٹ موجود تھے طول پکڑ رہا تھا۔

پاول رجمنٹ کو جو انقلابی فوج کے ساتھ ہوئی تھی حکم دیا گیا کہ وہ سرما محل کی چاروں طرف کی سڑکوں پر قبضہ کرے۔

رجمنٹ محل کے بالکل قریب تک پہنچ گئی۔

جہازی آ گئے۔ انہوں نے آناً فاناً، بلاتوقف، بڑی تیزی سے جھپٹ کر سرما محل کے چوک کو پار کیا اور محل کو جانے والے راستوں پر قبضہ کر لیا — حملہ شروع ہو گیا اور کئی گھنٹوں تک جاری رہا۔

سرخ دستے اور پاول رجمنٹ کے سپاہیوں کو اپنے پیچھے آنے کے لئے کہتے ہوئے جہازیوں نے زوردار حملہ کرکے سرما محل کے زبردست پھاٹک کو کھول دیا اور محل کے اندر گھس گئے۔

دریائے نیوا پر جنگی جہاز ''اورورا،، نشانہ باندھے کھڑا تھا۔ اس کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ اپنی توپوں کا رخ سرما محل کی طرف موڑ دے۔ ایسا ھی حکم پیٹروپاول قلعہ کو بھی تھا۔

''اورورا،، اور پیٹروپاول قلعہ کی توپوں نے گولہ باری کرکے حملے کا اعلان کیا۔ سرخ گاردوالوں، ملاحوں اور سپاھیوں نے سرما محل کی سیڑھیوں اور آنے جانے کے راستوں کو گھیر لیا۔ اس رات یعنی ۲۵ و ۲۶ اکتوبر کی درمیانی رات میں انقلابی بالشویکوں

کی فوج نے سرما محل پر قبضہ کر لیا۔ عارضی حکومت کے ممبروں کو گرفتار کرلیا گیا اور پہرے میں پیٹروپاول قلعہ بھیج دیا گیا۔ وزیراعظم کیرینسکی زنانے لباس میں سرما محل کے خفیہ راستے سے نکلکر امریکی سفارت خانے کی کار میں بھاگ گیا۔

* * *

کاندھے پر سفری تھیلا ڈالے جس کو وہ اپنے ہاتھ سے پکڑے تھا، چرمی کالی جیکٹ اور ویسی ہی پتلون پہنے سپاہی جلدی جلدی فوجی قدموں سے گذرگاہ میں داخل ہوا۔

''فوجی انقلابی کمیٹی کا دفتر کہاں ہے؟،، اس نے دروازے پر کھڑے دو پہرےداروں سے پوچھا۔

''تمہیں کس سے ملنا ہے؟،،

''لینن سے! خبر لایا ہوں!،،

پہرےدار اپنے ساتھی کی طرف مڑا:

''ہاں حولدار کو بلانا چاہئے... ہرکارہ آیا ہے۔ بغیر پاس کے۔ لینن سے ملنا چاہتا ہے۔،،

حولدار باہر آ گیا اور پوچھا کہ کہاں سے اور کس کے پاس سے ہرکارہ آیا ہے۔

''سرما محل سے... فوج کے اعلا کمانڈر پدوونسکی کے پاس سے۔،،

''میرے ساتھ آؤ...،،

''خبر ہے،، فوجی نے قریب کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ ''لینن سے ملنا چاہتا ہوں۔،،

ولادیمیر ایلیچ قریب آجاتے ہیں۔

''کیا بات ہے، کامریڈ؟،،

''آپ ہی لینن ہیں کیا؟،،
ہرکارے نے حیرت سے لینن کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں۔ اس نے جلدی سے تھیلا کھولا اور کاغذ کا ایک پرچہ احتیاط سے نکال کر ولادیمیر ایلیچ کو دیا۔ فوجی انداز میں سلام کرتے ہوئے مختصر الفاظ میں مطلع کیا: ''خبر ہے!،،

''شکریہ، کامریڈ،، لینن نے کہا اور مصافحے کے لئے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔

اس نے گبھرا کر اپنے دونوں ہاتھوں سے ولادیمیر ایلیچ کا ہاتھ دبایا اور مسکراتے ہوئے دوبارہ فوجی سلام کے لئے ہاتھ ٹوپی تک لے گیا، جھٹکے کے ساتھ فوجی انداز میں مڑا اور گھوم کر جاندار چال سے واپس چل دیا۔

چلتے چلتے اس نے کاغذ کے اس پرچے کو جھولے میں رکھ لیا جس پر ولادیمیر ایلیچ نے اپنے دستخط کئے تھے۔

''سرما محل پر قبضہ کر لیا گیا، عارضی حکومت کے ممبروں کو حراست میں لے لیا گیا، کیرینسکی بھاگ گیا!،، لینن نے تیزی سے بہ‌آواز بلند اس اطلاع کو پڑھا۔

اور ابھی انہوں نے اس کو پڑھ کر ختم ہی کیا تھا کہ ''ہرا،، کی گونج ہوئی جس کو پڑوس کے کمرے میں سرخ گارد کے سپاھیوں نے اور زور سے اٹھایا۔

''ہرا،، ہر طرف گونج اٹھا۔

صبح کے چار بجے ہم تھکے لیکن جوش سے بھرے اسمولنی سے نکلے۔ میں نے ولادیمیر ایلیچ سے سونے کے لئے اپنے گھر چلنے کی درخواست

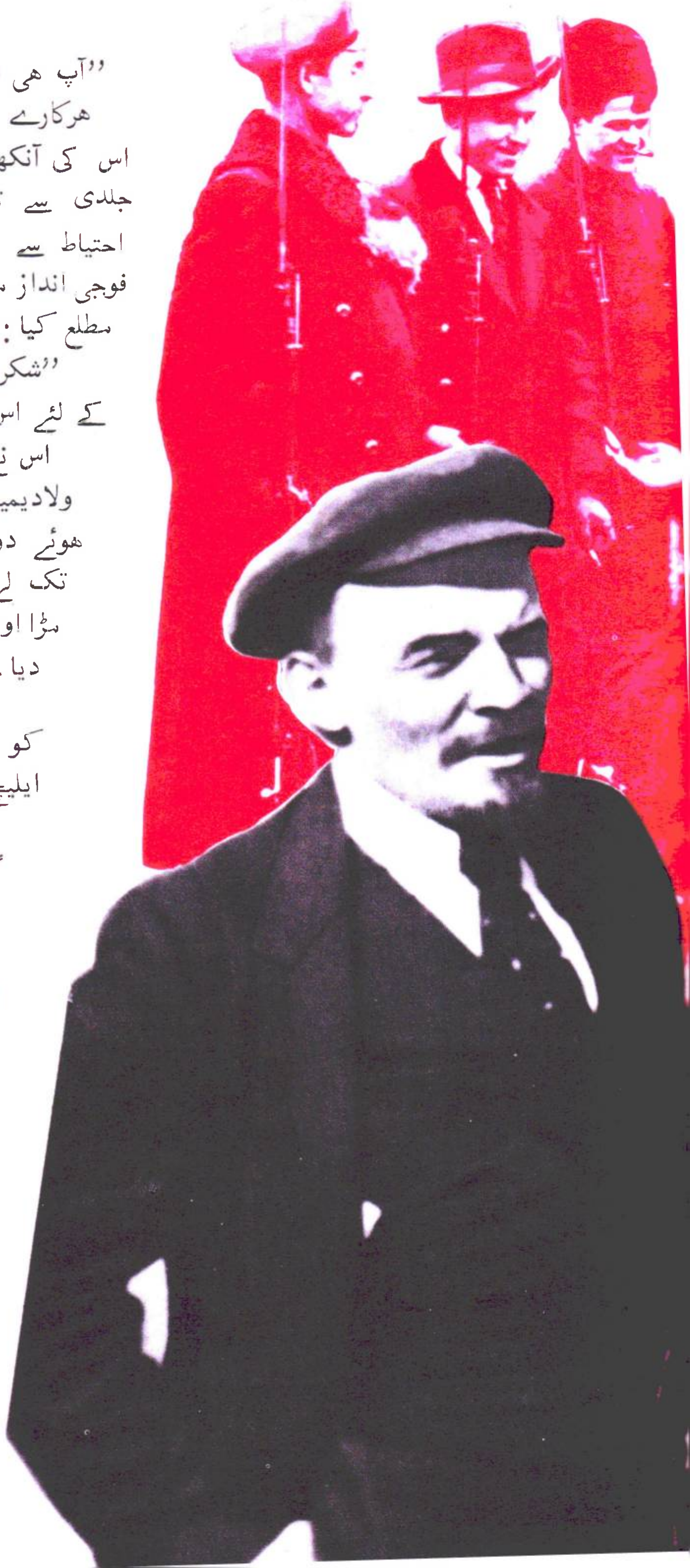

کی۔ اس سے پہلے ھی میں نے ٹیلیفون کرکے رژدیستونسکی علاقے کی دیکھ بھال کرنے کا حکم دے دیا تھا اور فوجی پہرےداروں کو سڑکوں کی نگرانی سپرد کر دی تھی۔

ھم اسمولنی سے باھر آگئے۔ شہر تاریکی میں ڈوبا ھوا تھا۔ ھم موٹر کے ذریعہ اپنے گھر آگئے۔

لینن بہت تھکے نظر آرھے تھے، وہ گاڑی میں ھی اونگھنے لگے تھے۔ ھم نے کچھ کھایا۔ پھر ولادیمیر ایلیچ کے آرام کے لئے میں نے سارا امکانی انتظام کیا۔ بڑی مشکل سے میں انہیں اپنی چارپائی پر جو الگ کمرے میں تھی سونے کے واسطے راضی کر سکا۔ وھاں لکھنے کی میز، کاغذ، سیاھی اور کتابیں بھی تھیں۔ ولادیمیر ایلیچ کے راضی ھونے پر ھم رخصت ھو گئے۔

میں برابر کے کمرے میں صوفے پر لیٹ گیا اور یہ طے کیا کہ اسی وقت سوؤنگا جب لینن کے سونے کا پوری طرح یقین ھو جائے گا۔

بڑی احتیاط اور حفاظت کا خیال کرتے ھوئے باھری دروازے کی ساری کنڈیاں اور کنڈے بند کردئے اور تالے لگا دئے۔ یہ سوچ کر کہ سب کچھ ممکن ھے، دروازہ توڑکر گھر میں گھسا جا سکتا ھے اور لینن کو گرفتار اور قتل بھی کیا جا سکتا ھے، میں نے اپنا روالور بالکل تیار کرلیا۔

وقت ضرورت کے لئے میں نے اسی لمحے الگ کاغذ پر ان رفیقوں، اسمولنی، علاقائی مزدور کمیٹیوں اور ٹریڈ یونینوں کے وہ ٹیلیفون نمبر بھی لکھلئے جو مجھے معلوم تھے کہ کہیں ھنگامے میں سب بھول بھال نہ جاؤں۔

ولادیمیر ایلیچ نے اپنے کمرے کی بجلی بجھا دی۔ میں نے کان لگاکر سنا کہ کیا سو گئے؟ کچھ بھی سنائی نہ دیا۔ میں بھی اونگھنے لگا اور بس آنکھ لگنےوالی ھی تھی کہ اچانک ولادیمیر ایلیچ کے کمرے میں روشنی ھو گئی۔

میں چوکنا ھوگیا۔ لینن بالکل خاموشی سے چارپائی سے اٹھے، دروازہ چپ چاپ کھولا اور اطمینان کرلیا کہ میں سو رھا ھوں۔ پھر آھستہ آھستہ پنجوں کے بل چل کر میز کے پاس گئے کہ کوئی جاگ نہ جائے۔ وہ کرسی پر بیٹھ گئے، دوات کھولی اور کام میں غرق ھو گئے۔ نیم‌وا دروازے سے وہ کچھ کاغذ ادھر ادھر رکھتے ھوئے دکھائی دے رھے تھے۔

ولادیمیر ایلیچ لکھتے، قلم‌زد کرتے، پڑھتے، پرچے لکھتے، دوبارہ لکھتے غالباً صاف کرنے کے لئے۔

اب اجالا ھوچلا، پیٹروگراد کی خزاں‌آلود دھندلی صبح ھونے لگی۔ لینن نے روشنی بجھا دی اور بستر پر لیٹ کر سو گئے۔ اب میں بھی بےخبر سو گیا۔

صبح کو میں نے سب سے یہ ھدایت کی کہ گھر میں بالکل خاموشی رھنی‌چاھئے کیونکہ ولادیمیر ایلیچ نے ساری رات جاگ کر کام کیا ھے۔ یقیناً وہ تھکن سے چور ھوں گے۔

اچانک دروازہ کھلا اور وہ کمرے سے باھر آگئے، پوری طرح ملبوس، چست، تازہ‌دم، زندہ دل، پرمذاق۔

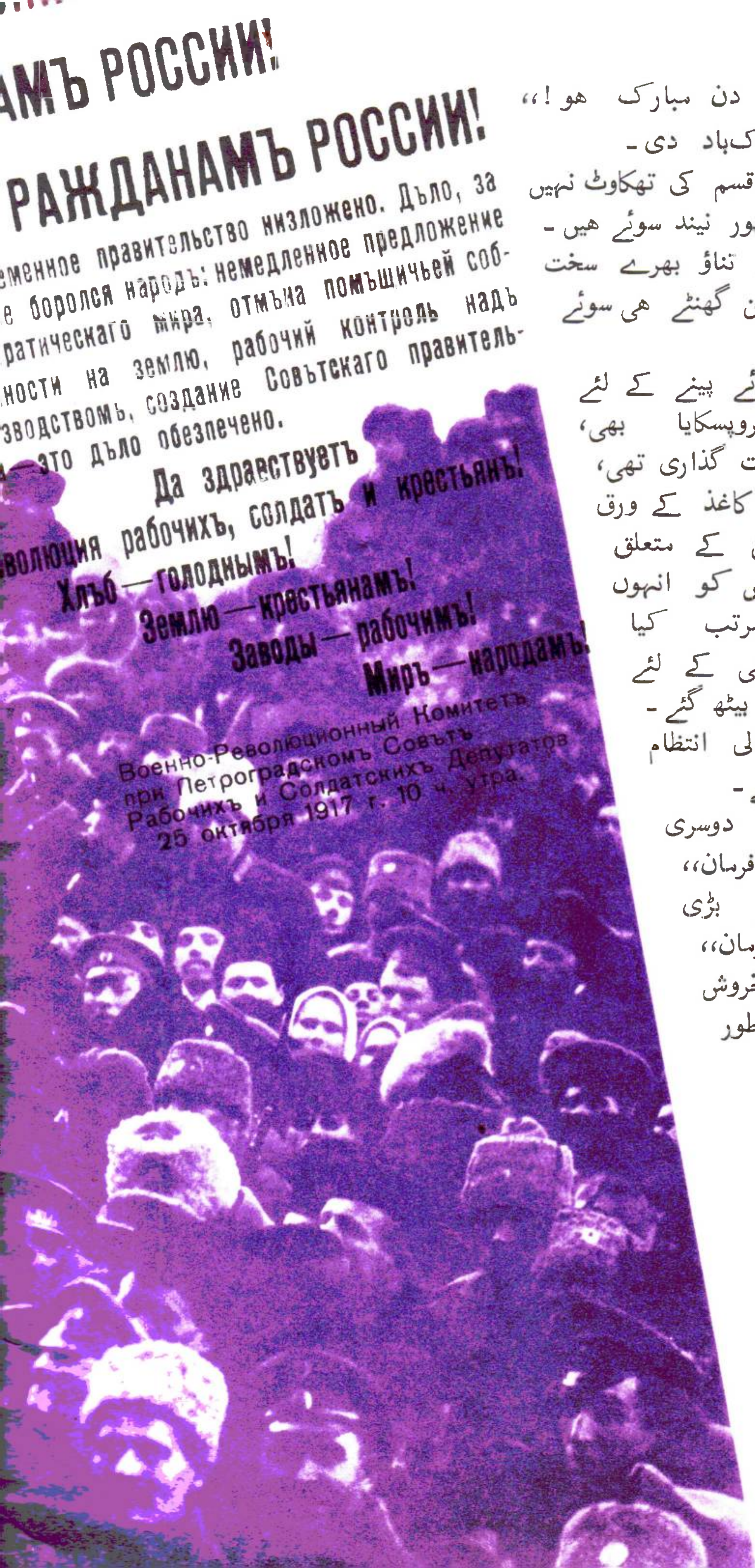

’’اشتراکی انقلاب کا پہلا دن مبارک ہو!‘‘ انہوں نے ہم سب کو مبارکباد دی۔

ان کے چہرے پر کسی قسم کی تھکاوٹ نہیں تھی۔ لگتا تھا کہ جیسے وہ بھرپور نیند سوئے ہیں۔ اور درحقیقت وہ بیس گھنٹے کے تناؤ بھرے سخت کام کے بعد مشکل سے دو تین گھنٹے ہی سوئے ہونگے۔

ساتھی آگئے۔ جب سب چائے پینے کے لئے جمع ہو چکے اور نادیژدا کروپسکایا بھی، جنہوں نے ہمارے ہی یہاں رات گذاری تھی، آگئیں تو لینن نے جیب سے کاغذ کے ورق نکالے اور اپنا مشہور ’’زمین کے متعلق فرمان‘‘ ہمیں پڑھکر سنایا جس کو انہوں نے ان فیصلہ کن دنوں میں مرتب کیا تھا۔ جلدی ہی ہم اسمولنی کے لئے پیدل روانہ ہوئے، پھر ٹرام پر بیٹھ گئے۔ ولادیمیر ایلیچ سڑکوں پر مثالی انتظام دیکھکر خوش ہو رہے تھے۔

شام کو سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس میں ’’امن کے فرمان‘‘ کی منظوری کے بعد لینن نے بڑی وضاحت سے ’’زمین کے متعلق فرمان‘‘ پڑھا جس کی بڑی جوش و خروش کے ساتھ کانگرس نے متفقہ طور پر تصدیق کی۔

КЪ ГРАЖДАНАМЪ РОССИИ!
Временное правительство низложено. Дѣло, за которое боролся народъ: немедленное предложение демократическаго мира, отмѣна помѣщичьей собственности на землю, рабочий контроль надъ производствомъ, создание Совѣтскаго правительства — это дѣло обезпечено.
Да здравствуетъ революция рабочихъ, солдатъ и крестьянъ!
Хлѣбъ — голоднымъ!
Землю — крестьянамъ!
Заводы — рабочимъ!
Миръ — народамъ!
Военно-Революционный Комитетъ при Петроградскомъ Совѣтѣ Рабочихъ и Солдатскихъ Депутатов
25 октября 1917 г. 10 ч. утра.

پیارے بچو!

یہ کتاب اس شخص نے لکھی ہے جو ۱۹۱۷ء کے واقعات میں براہ‌راست شریک تھا اور اسمولنی میں اکتوبر انقلاب کے ہیڈکوارٹر کے عملے کا کماندار اول بھی تھا۔ اس کا نام ولادیمیر دمیتری‌وچ بونچ بروئے‌وچ ہے۔ اس کتاب میں اس زمانے کے مستند فوٹو دئیے گئے ہیں جو آج بھی ماسکو کے انقلاب کے میوزیم میں محفوظ ہیں۔ اکتوبر انقلاب کو ہوئے ساٹھ سال گذر چکے ہیں۔ ان برسوں میں معاشی لحاظ سے کمزور اور پسماندہ روس نے سر چکرا دینے والی زبردست چھلانگ لگائی ہے۔ فوٹو میں جو بچے دکھائے گئے ہیں انھوں نے اپنے ملک کو ایک بہت ہی ترقی‌یافتہ ملک کی حیثیت سے دیکھا ہے۔ وہ زبردست تعمیرات اور کائناتی فتوحات کے زمانے میں رہتے ہیں۔ لیکن آج یہ بچے ان عظیم تاریخی دنوں کے بارے میں اپنے مہمان پرانے کمیونسٹ اور اکتوبر انقلاب میں حصہ لینےوالے واسیلی پیترووچ وینوگرادوف کی کہانی بڑی دلچسپی سے سنتے ہیں۔

پڑھنے والوں سے

دار الاشاعت ترقی آپ کا بہت شکرگذار ہوگا اگر آپ ہمیں اس کتاب، اس کے ترجمے، ڈیزائن اور طباعت کے بارے میں اپنی رائے لکھیں۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مشورہ دے سکیں تو ہم ممنون ہونگے۔

ہمارا پتہ: زوبوفسکی بلوار، نمبر ۲۱

ماسکو، سوویت یونین

21, Zubovsky Boulevard, Moscow USSR